بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت جناب مفتی صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض یہ ہے کہ

۱۔ مندرجہ ذیل حدیث درست ہے یا نہیں؟ اور اس کا مقام کیا ہے؟ نیز اس میں سجدتین سے کیا مراد ہے؟ دو سجدے یا دو رکعتیں؟

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لفاطمۃ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا):

ما من مومن ولا مومنۃ یسجد بعد الوتر سجدتین ویقول فی سجودہ خمس مرات ثم یسجد ویقول فی سجودہ خمس مرات:

"سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح"

والذی نفسی محمد بیدہ انہ لایقوم من مقامہ حتی یغفر لہ و اعطاہ ثواب مائۃ حجۃ ومائۃ عمرۃ واعطاہ اللہ ثواب الشہداء وبعث اللہ الیہ الف ملک یکتبون لہ الحسنات وکانما اعتق مائۃ رقبۃ واستجاب اللہ تعالیٰ دعائہ ویشفع یوم القیامۃ فی ستین من اہل النار واذا مات مات شہیدا۔

(الفتاوی التاتارخانیۃ، کتاب الصلاۃ، الفصل ۱۳ فی الوتر ۲/۲۹۶)

۲۔ حقوق مجردہ کی بیع کا کیا حکم ہے؟ نیز پگڑی کے پیسے لینا جائز ہے یا نہیں؟
عرف میں پگڑی کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ایک آدمی دکان کھولتا ہے پھر دن رات محنت کرکے اس کو ترقی دیتا ہے پھر جب اس دکان کی شہرت عام ہو جاتی ہے تو اگر مذکورہ شخص کو وہ دکان بیچنا پڑ جائے وہ دکان اور اس کے سرمایہ کے ساتھ ساتھ اس کی شہرت کی بھی قیمت لگاتا ہے۔ مثلاً اگر دکان اور اس کا کل سرمایہ ایک کروڑ کا ہے تو وہ شخص سوا کروڑ روپے میں اس دکان کو فروخت کرتا ہے۔ یہ بیع جائز ہے یا نہیں؟ نیز حقوق مجردہ کے حکم میں داخل ہے یا نہیں؟

(جواب منسلک ہے)

الجواب حامداً و مصلیاً

﴿۱﴾---سوال میں ذکر کردہ حدیث باوجود کوشش کے ہمیں کسی حدیث کی کتاب میں نہیں مل سکی، البتہ علامہ ابن عابدینؒ نے اس حدیث کو ردالمحتار میں معرضِ جرح میں پیش کیا ہے، اور شرح منیۃ سے اس پر موضوع باطل ہونے کا حکم نقل کیا ہے، لہذا اس پر عمل کرنا جائز نہیں ہے۔(ماخذہ الفتاوی التاتارخانیہ الطبعۃ بتحقیق الشیخ شبیر احمد القاسمی: ۲/۳۴۶)

لما فی الدر المختار وحاشیة ابن عابدین (رد المحتار) (۲/ ۱۲۰)

وحاصله أن ما ليس لها سبب لا تكره ما لم يؤد فعلها إلى اعتقاد الجهلة سنيتها كالتي يفعلها بعض الناس بعد الصلاة ورأيت من يواظب عليها بعد صلاة الوتر ويذكر أن لها أصلا وسندا فذكرت له ما هنا فتركها ثم قال في شرح المنية: وأما ما ذكر في المضمرات أن النبي – صلى الله عليه وسلم – قال لفاطمة – رضي الله تعالى عنها – : «ما من مؤمن ولا مؤمنة يسجد سجدتين» إلى آخر ما ذكر". فحديث موضوع باطل لا أصل له. (قوله فمكروه) الظاهر أنها تحريمية لأنه يدخل في الدين ما ليس منه ط.

﴿۲﴾---حقوقِ مجردہ (جن کا تعلق کسی عین سے نہ ہو) کی بیع کے بارے میں یہ تفصیل ہے کہ حقوق مجردہ میں سے وہ حقوق جو اصالۃً ثابت ہوئے ہوں جیسے (حقِ طبع اور حقِ اشاعت) نہ کہ دفع ضرر کیلئے جیسے (حقِ شفعہ) اور ان کیساتھ حال یا مستقبل میں کوئی مالی منفعت بھی متعلق ہو یعنی انکے ذریعہ مال ملنے کی امید ہو اور وہ حقوق عُرف میں مال بھی سمجھے بھی جانے لگے ہوں جیسے حقِ طباعت وغیرہ تو حکومت سے رجسٹرڈ کروالینے کے بعد انکے ساتھ عرف میں مال جیسا برتاو کیا جاتا ہے تو ایسے حقوق کی بیع شرعاً درست ہے، البتہ وہ حقوق جو دفع ضرر کیلئے ثابت ہوئے ہوں یا انکے ساتھ کوئی مالی منفعت متعلق نہ ہو یا عُرف میں انکو مال نہ سمجھا جاتا ہو تو ایسے حقوقِ مجردہ کی بیع شرعاً درست نہیں ہے۔(تفصیل کیلئے دیکھیے "بحوث فی قضایا فقہیۃ معاصرۃ" نیز اردو میں بھی یہ رسالہ "بیع الحقوق" کے نام سے شائع ہوا ہے)۔

﴿۳﴾---مذکورہ صورت میں شہرت کی قیمت علیحدہ لگانا جائز نہیں؛ کیونکہ شہرت مال نہیں ہے، البتہ اگر ٹھیہ کی جگہ قانونی طور پر حاصل کی گئی ہو تو اسکو بنانے میں جو اخراجات ہوئے ہوں تو دونوں فریق باہمی رضامندی سے اس ٹھیہ کی قیمت طے کرسکتے ہیں اور اس کے ضمن میں زائد قیمت بھی وصول کی جاسکتی ہے۔

لما فی بحوث في قضايا فقهية معاصرة – (۱ / ۹۴)

فيبدو أنه لا مانع شرعا من أن يسلك بها مسلك الأموال في جواز بيعها و شرائها.

وذلك بشرطين: الأول: أن يكون الاسم أو العلامة مسجلة عند الحكومة بصفة

﴿جاری ہے---﴾

قانونية، لأن ما ليس بمسجل لا يعد مالا في عرف التجار. والثاني: أن لا يستلزم هذا البيع الالتباس أو الخديعة في حق المستهلكين............ **والله تعالى أعلم**

عزیز طارق بلوانی غفرلہ ولوالدیہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۲ /ذوالحجہ/ ۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح

بندہ محمد عبد المنان عفی عنہ

نائب مفتی جامعہ دار العلوم کراچی

۲۲ /ذوالحجہ/ ۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح

۲۳/ ۱۲/ ۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح

۲۳/۱۲/ ۱۴۳۷ھ